Revised Edition

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝

(الْمُزَّمِّلُ 73:5)

قواعد ترتیل القرآن

(مخارج الحروف، نٌ اور مٌ کے احکام، مدّات، وقف اور صفات الحروف)

ڈاکٹر امۃ المجیب

First Edition - 2021

Published by Ahmadiyya Muslim Community USA
15000 Good Hope Road
Silver Spring
Maryland 20905
USA

Printed in the US

Revised Edition – 2022
Published on alislam.org

© Islam International Publications Ltd.

For further information, please visit www.alislam.org

Notice:
No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system, or transmitted in any form or by any means, electronic, mechanical, photocopying, recording, or otherwise, without prior written permission from the publisher, except for the quotation of brief passages in criticism.

خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیرکم باب تعلم القرآن 5027، حدیث نبوی ﷺ)

(حدیقۃ الصالحین-2019، باب قرآن مجید اور اس کی قراءت- نمبر 150- صفحہ 181)

قرآن مجید کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہیے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 524، حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

انتساب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں-

"حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے- سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو- ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْآنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں-"

(کشتی نوح-روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

یہ عاجزانہ خدمت ہمارے پیارے مہدیٔ دوراں اور امامِ آخر زماں کے نام ہے اس دعا کے ساتھ کہ بارگاہِ ایزدی میں مقبول ہو- آمین-

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
☆	تعارف از مکرم و محترم حافظ برہان محمد خان صاحب - سابق استاذ جامعہ احمدیہ		1
☆	پیش لفظ بمعہ تعارفی نوٹ: ترمیم شدہ طبع اول		2
1	تجوید اور تلاوت کے انداز - لحن - تفخیم - ترقیق		3
2	5 دانتوں کی اقسام		4-5
3	زبان کے حصص		6
4	حلق کے حصص، حروفِ حلقی		7
5	حرف کی تعریف اور مخارج		8
6	عربی حروف اور نقشہ مخارج الحروف		9
	مخرج نمبر 1	اقصی حلق : ء، ھ	10
	مخرج نمبر 2	وسط حلق : ع، ح	10
	مخرج نمبر 3	ادنی حلق : غ، خ	10
	مخرج نمبر 4،5	ق، ک - حروفِ لہاتیہ	11
	مخرج نمبر 6	ج، ش، ي - حروفِ شجریہ	12
	مخرج نمبر 7	حافہ لسان - ض	12
	مخرج نمبر 8	ل	12
	مخرج نمبر 9	ن	13
	مخرج نمبر 10	د، ط، ت - حروفِ نطعیہ	13
	مخرج نمبر 11	ذ، ظ، ث - حروفِ لثویہ	14
	مخرج نمبر 12	ص، س ز - حروفِ صفیر	14
	مخرج نمبر 13	ف	14
	مخرج نمبر 14	ب، م، و - حروفِ شفویہ	15
	مخرج نمبر 15	ر	15
	مخرج نمبر 16	غنّہ	15
	ایک سے زائد مخارج	ن، م	16

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
7	نْ اور تنوین کے احکام	17
	i. اظہار	17
	ii. ادغام	17
	حروف یرملون کا ذکر	17
	ادغام ناقص	17
	ادغام تام	17-18
	iii. اقلاب (یا ابدال)	18-19
	iv. اخفاء	20
8	مْ کے احکام	20
	i. ادغام	20
	ii. اخفاء — اخفاء شفوی	20
	iii. اظہار	20
9	ل کے احکام: لام الجلالہ	21
10	متحرک حروف	22
11	مدّات کی اقسام	23
	i. مدّ اصلی یا طبعی	23
	ii. مدّ فرعی (یعنی مدّ اصلی کے بعد ء، ساکن، مشدّد)	24
12	مدّ فرعی کی اقسام	25
	1. مدّ متصل (مدّ اصلی کے بعد ء)	25
	2. مدّ متصل (ء بعد از مدّ اصلی، ایک الگ صورت)	25
	3. مدّ عارض للسکون (ساکن بعد از مدّ اصلی)	25
	4. مدّ لین (ساکن بعد از حرف لین)	26
	5. مدّ لازم مثقل کلمی (مشدّد)	26
	6. مدّ الفرق (استفسار اور خبر کا فرق)	26
	7. مدّ لازم حرفی مشبّع (بعض حروف مقطعات میں)	27
	◂ مخفّف	27
	◂ مثقّل	27

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	.8 مدّلازم حرفی غیر مشبّع (کچھ اور حروف مقطعات میں)	28
	.9 مدّصلة	28
	.10 مدّالعوض (فتحہ کی تنوین سے متعلق)	28
	.11 مدّالبدل (لفظ میں ءء اکٹھے)	29
	.12 مدّالتمکین (مدّمکسور کے بعد يْ)	29
13	1) ہمزہ: ایک خصوصی حرف	30
	2) ہمزہ کی اقسام	31
	.i همزةالوصل	31
	.ii همزة القطع	31
	3) همزةالوصل کی حرکات	32
14	وقف	33
	1) وقف کے احکام	33-35
	2) وقف کی چند علامات	35
	.i سکتہ	35
	.ii وقفہ	36
	.iii وقف	36
	.iv معانقہ ∴	36
	.v آیت کا اختتام o	36
	.vi اشمام	37
	3) امالہ	38
15	چند حوالہ جات اور استثنائی صورتیں	39
	1) نْ یا تنوین کے بعد و، ي	39
	2) چار الفاظ جہاں ادغام یا غنّہ نہیں ہوتا	39
	3) اˣ اور اْ سے متعلق اہم حوالے	39
	4) ثَمُوْدَا اور قَوَارِيْرَا سے متعلق حوالے	40
	5) ا نہ پڑھے جانے کی ایک اور مثال	40
	6) اَنَا میں آخری الف کا نہ پڑھا جانا	41
	7) ن تنوین سے پہلے آنے والے الف کا نہ پڑھا جانا	41

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
16	صفات الحروف	42
	صفات لازمہ و صفات عارضہ	42
	صفات لازمہ کی اقسام	42
	i. صفات لازمہ متضادہ	42
	ii. صفات لازمہ غیر متضادہ	42
	i. صفات لازمہ متضادہ	43
	1) همس	43
	2) جهر	44
	3) شدّة	44
	4) رخوة	44
	5) استعلاء	45
	6) استفال	45
	7) اطباق	46
	8) انفتاح	46
	9) اذلاق	46-47
	10) اصمات	47
	ii. صفات لازمہ غیر متضادہ	47
	1) صفير	47
	2) قلقلہ	48
	3) لين	48
	4) انحراف	49
	5) تكرير	49
	6) تفشی	50
	7) استطالہ	50
	نقشہ صفات لازمہ	51
17	کتابیات	52

تمت

تعارف

محترمہ ڈاکٹرامۃ المجیب صاحبہ کی تالیف" قواعد ترتیل القرآن" کا مطالعہ کیا۔ اس کاتعارف لکھنے کی غرض سے قلم اٹھائے بنا نہ رہ سکا جب معلوم ہؤا کہ مؤلفہ ایک طرف دینی تعلیم اور اعلیٰ اقدار سے آراستہ ہیں اور ان کے فروغ کے لیے شب و روز سرگرمِ عمل ہیں تو دوسری جانب علم الابدان کے حوالے سے تھیوریٹیکل فزکس میں آکسفورڈ سے پی ایچ ڈی اور ہاورڈ سے پوسٹ ڈاکٹریٹ ہیں اور طویل عرصہ سے تدریس و تحقیق دونوں میدانوں میں قائدانہ خدمات بجا لا رہی ہیں۔ ایسی معمور الاوقات شخصیت کا کلام اللہ کے ساتھ نہ صرف وابستہ ہو نا بلکہ والہانہ انداز میں کلام اللہ کی تعلیم و تدریس میں مصروف عمل رہنا یقیناً قابل ستائش اور قابل تقلید امر ہے۔

مؤلفہ موصوفہ نے قرآن مجید کے الفاظ و آیات کو درست اور عمدہ طور سے پڑھنے میں جوان تھک محنت اور مسلسل جستجو سے کام لیا اور ذاتی نوٹس تیار کیے ان کی یہ تالیف اس کی عکاس ہے۔ آداب تلاوت معلوم کرنے کی جستجو رکھنے والے افراد کے لیے اس کتاب میں ترتیب دیا گیا مواد بالضرور دلچسپی اور ازدیادِ علم کا باعث ہو گا۔

اللہ تعالیٰ موصوفہ کی تالیف کی صورت میں اس کاوش کو شرفِ قبول سے نوازے اور اسے نافع الناس بنائے۔ اللّٰھم آمین۔

خاکسار

حافظ برہان محمد خان

پیش لفظ

رَبِّ زِدْنِیۡ عِلۡمًا٥

(طٰہٰ 20:115)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن مجید کو سمجھنے اور حسنِ تلفظ کے ساتھ پڑھنے کے تکمیلِ شوق کی خاطر دیگر ذرائع کے علاوہ مختلف کتب، ایم ٹی اے اور آن لائن مواد سے استفادہ کی توفیق ملی۔اس بحرِ بیکراں میں طفلِ مکتب کی حیثیت سے کچھ نوٹس تیار کئے گئے۔علاوہ ازیں، بفضل تعالیٰ گزشتہ چند سالوں سے **'الفرقان'** (شعبہ تعلیم القرآن، جماعت ہائے امریکہ) کے تحت قواعد کو کسی حد تک سمجھ کر پڑھنے والے متمنی طلباو طالبات کی سعادتِ تدریس بھی حاصل ہو رہی ہے۔گو حصولِ علم کا لا متناہی سفر جاری و ساری ہے، یہ تالیف ان مطالعاتی و تدریسی نوٹس کو کتابی شکل دینے کی ایک عاجزانہ کاوش ہے۔خدا کرے یہ کاوش بارگاہِ ایزدی میں کے مقبول ہو۔اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام پہ عمل کرنے والا بنائے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

قواعد کی وضاحت امثال قرآنیہ سے کی گئی ہے۔عنوان کے تسلسل کو قائم رکھنے کی خاطر صفحات کی ترتیب اس طرح کی گئی ہے کہ موضوع کسی حد تک ایک ہی صفحہ پہ مکمل ہو سکے۔دعا ہے یہ تالیف محاسنِ تلاوت سے متعارف ہونے میں ممد و معاون ثابت ہو۔آمین۔

مسودہ کے جائزہ کے لئے مکرم و محترم حافظ برہان محمد خان صاحب اور علماء کرام ایڈیشنل وکالت التصنیف نے اپنے قیمتی وقت اور اغلاط کی نشاندہی کے علاوہ مفید تجاویز سے بھی نوازا۔اللہ تعالیٰ انھیں خصوصی جزائے خیر دے اور حسناتِ دارین سے نوازے۔آمین۔

محتاجِ دعا

ڈاکٹر امۃالمجیب

9جون 2021

تعارفی نوٹ: ترمیم شدہ طبع اول

الحمدللہ ثم الحمدللہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے زیر نظر طبع اول کتاب کو بہت پذیرائی مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔آمین۔ اس کتاب کے انگریزی ترجمہ کی فرمائش کے علاوہ مبتدی شائقین کے لئے بنیادی عناوین کو متعلقہ مشق کے ساتھ پیش کرنے کی خواہش کا اظہار بھی ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ ان نیک خواہشات کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

یہ ترمیم شدہ طباعت، طبع اول میں چند اغلاط کی درستگی مع اضافی قرآنی امثال پیش خدمت ہے۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔آمین اللّٰھم آمین۔

محتاجِ دعا

ڈاکٹر امۃالمجیب

7جون 2022

1- تجوید اور تلاوت کے انداز

❋ تجوید کیا ہے؟

تجوید کے لغوی معنی "خوبصورت" یا "التحسین" کے ہیں- تجوید القرآن کا مطلب ہے قرآن مجید کو خوبصورتی سے، یا اچھی طرح سے پڑھنا-

تجوید سے مراد حروف کی عمدگی سے ادائیگی اور معرفتِ وقوف (کہاں اور کس جگہ وقف کیا جائے) ہے-

❋ تلاوت کے انداز

تلاوت کے تین بنیادی انداز درج ذیل ہیں:

1) ترتیل

ٹھہر، ٹھہر کے، اطمینان سے، ترنم کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کو ترتیل کہتے ہیں- آنحضرت ﷺ ترتیل سے تلاوت فرمایا کرتے تھے- آپ نے اس طرزِ تلاوت کو پسند فرمایا ہے-

2) تدویر

ٹھہر، ٹھہر کے پڑھنے اور تیزی سے پڑھنے کے درمیانی انداز کو تدویر کہتے ہیں-

عمومی طور پہ نماز میں تدویر سے پڑھا جاتا ہے- اس کے علاوہ تدویر ترجمہ پہ غور کرنے کے وقت کام آتی ہے-

3) حدر

جلدی، جلدی اور سرعت سے پڑھنے کو حدر کہتے ہیں- بعض حفّاظ کرام تراویح میں حدر سے پڑھتے ہیں-

❋ لحن

قواعد تجوید کے خلاف پڑھنے کو **لحن** کہتے ہیں- لحن کی دو اقسام ہیں:

1) لحنِ جلی

فتحہ، کسرہ یا ضمّہ کی آواز کو قواعد کے خلاف لمبا کرنے (یا نہ کرنے) کی نمایاں اور اہم غلطیاں لحنِ جلی کہلاتی ہیں-

2) لحنِ خفی

نسبتاً کم درجہ کی، معمولی غلطیاں مثلاً لام جلالہ کو تفخیم سے (یا پُر کرکے) نہ پڑھنا- ایسی غلطیاں لحنِ خفی کہلاتی ہیں-

❋ **تفخیم**: پُر کرکے، موٹا پڑھنے کو تفخیم کہتے ہیں-

❋ **ترقیق**: باریک یا پُر نہ کرکے پڑھنے کو ترقیق کہتے ہیں- (ترقیق ضد ہے تفخیم کی)

2-دانتوں کی اقسام

☆ کل بتیس (32) دانت ہیں- ان کی چھ (6) اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

1) **ثنایا**

i. ثنایا علیا : اوپر کے درمیانی دو دانت

ii. ثنایا سفلٰی : نیچے کے درمیانی دو دانت

ثنایا	
ثنایا علیا	**ثنایا سفلٰی**
اوپر کے درمیانی دو دانت	**نیچے کے درمیانی دو دانت**

2) **رباعیات**

یہ وہ چار دانت ہیں جو ثنایا علیا یا ثنایا سفلٰی کے دائیں اور بائیں ہیں-اس لحاظ سے دو دانت اوپر اور دو دانت نیچے ہیں،یوں کل چار دانت ہوئے-

3) **انیاب**

رباعیات کے دائیں اور بائیں والے، دو دانت اوپر اور دو دانت نیچے- کل چار دانت ہوئے-

4) **ضواحک**

انیاب کا دائیں اور بائیں والی داڑھیں، دو اوپر اور دو نیچے- کل چار داڑھیں بنتی ہیں-

5) **طواحن**

ضواحک کے ساتھ والی تین، تین داڑھیں، دائیں اور بائیں- یہ کل بارہ داڑھیں بنتی ہیں-

6) **نواجذ**

طواحن کے دائیں، بائیں (اوپر، اور نیچے) کی داڑھیں- کل چار داڑھیں بنتی ہیں-

✵ **ضواحک، طواحن، نواجذ** کو مشترکہ طور پہ **اضراس** کہتے ہیں-

دانتوں کی اقسام

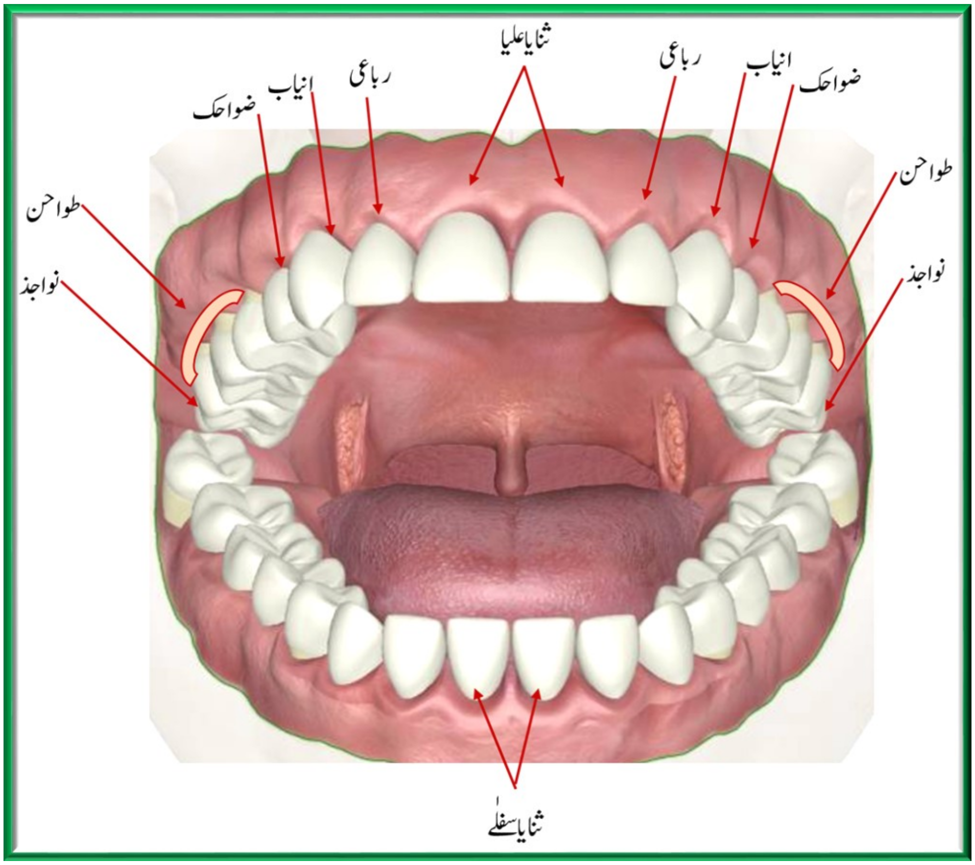

3-زبان کے حصص

1) اقصٰی لسان

زبان کی آخری حد، جو حلق کی طرف ہے-اسے زبان کی جڑ بھی کہا جاتا ہے-

2) حافہ لسان

زبان کی کروٹ (طرف یا پہلو)

3) وسطِ لسان

زبان کا درمیانی حصہ - یہ درمیان جڑ اور نوک کے لحاظ سے بھی ہے اور دائیں، بائیں کروٹ کے لحاظ سے بھی ہے-

4) طرفِ لسان

نوکِ زبان کے ساتھ زبان کا وہ حصہ جہاں سے زبان گول ہوتے ہوئے نوک کی طرف آتی ہے-

5) نوکِ لسان

سامنے کی طرف سے زبان کی آخری حد کو نوکِ لسان کہتے ہیں-

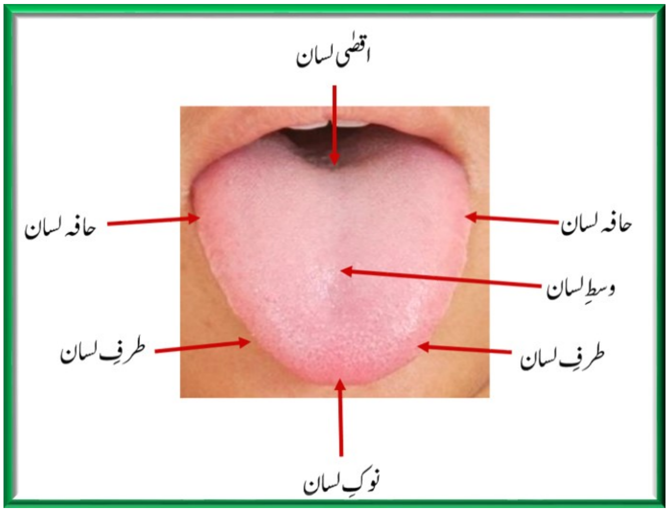

4-حلق کے حصص

1) ادنٰی حلق

یہ گلے کا ابتدائی حصہ ہے-اسے ابتدائے حلق یا ادنٰی حلق کہتے ہیں-

2) وسط حلق

یہ گلے کا درمیانی حصہ ہے-

3) اقصٰی حلق

یہ گلے کا آخری حصہ ہے-اسے اقصٰی حلق یا انتھائے حلق کہتے ہیں-

☆ حلق سے ادا ہونے والے حروف، **حروفِ حلقی** کہلاتے ہیں-ان حروف سے قبل **ن** صاف اور بالکل واضح پڑھا جاتا ہے اور آواز کو ٹھہرا کر لمبا نہیں کیا جاتا-

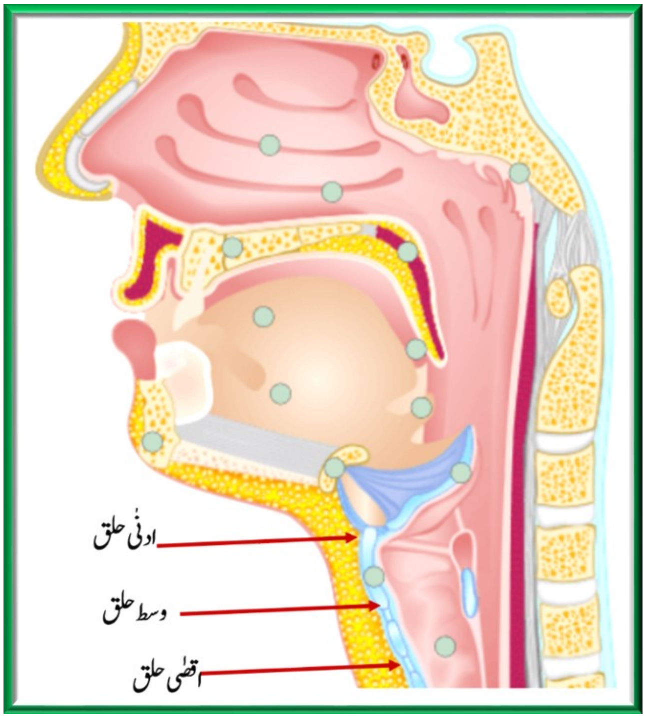

5-حرف کی تعریف اور مخرج

1) حرف کیا ہے؟

- اصطلاح میں وہ آواز جو منہ کے کسی جزو یا کسی خاص حصہ سے نکلے مگر منہ میں نہ ٹھہرے (بلکہ باہر نکلے)، اسے حرف کہتے ہیں-
- حرف کے لغوی معنیٰ 'طرف' کے ہیں-
- مثلاً: حروفِ مدّہ کی آواز 'بَا' یا بُو کی صورت میں آواز باہر جاتی ہے-

2) مخرج کو کیسے معلوم کیا جائے؟

- جس جگہ یا موقعہ سے حرف ادا ہوتا ہے اسے مخرج کہتے ہیں-
- مخرج کو معلوم کرنے کا طریق یہ ہے کہ جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو، اس سے قبل 'ا' پر فتحہ ڈال دیں، اور اس حرف کو ساکن کر دیں- پھر جہاں آواز رکتی ہے، وہ اس حرف کا مخرج ہوگا-
- مثلاً: ب کا مخرج معلوم کرنے کے لئے، کہیں: اَبْ - یہاں آواز ہونٹوں کے درمیان (اندرونی حصہ) میں رکتی ہے- اس لئے ہونٹوں کے درمیان کا اندرونی حصہ ب کا مخرج ہوگا-

3) پانچ اصول جن پر مخارج قائم ہیں:

i. حلق
ii. لسان (زبان)
iii. شفتین (دونوں لب)
iv. جوفِ دہن (منہ کے اندر کا خلاء)
v. خیشوم (ناک کی ہڈی یا بانسہ)

6-عربی حروف اور نقشہ مخارج الحروف

عربی زبان کے کل 29 حروف ہیں، جو درج ذیل ہیں-

خ	غ	ح	ع	ہ	ء	ا
ل	ض	ی	ش	ج	ک	ق
ذ	ظ	ت	د	ط	ر	ن
ب	و	ف	س	ز	ص	ث
			م			

☆ نوٹ: یہ ترتیب تجوید کے قواعد کے مطابق ہے جو عربی لغت کی ترتیب سے فرق ہے-

مخارج مخرج کی جمع ہے- عربی حروف کے '**نکلنے**' کی جگہ یا **مخارج** کا نقشہ درج ذیل ہے-

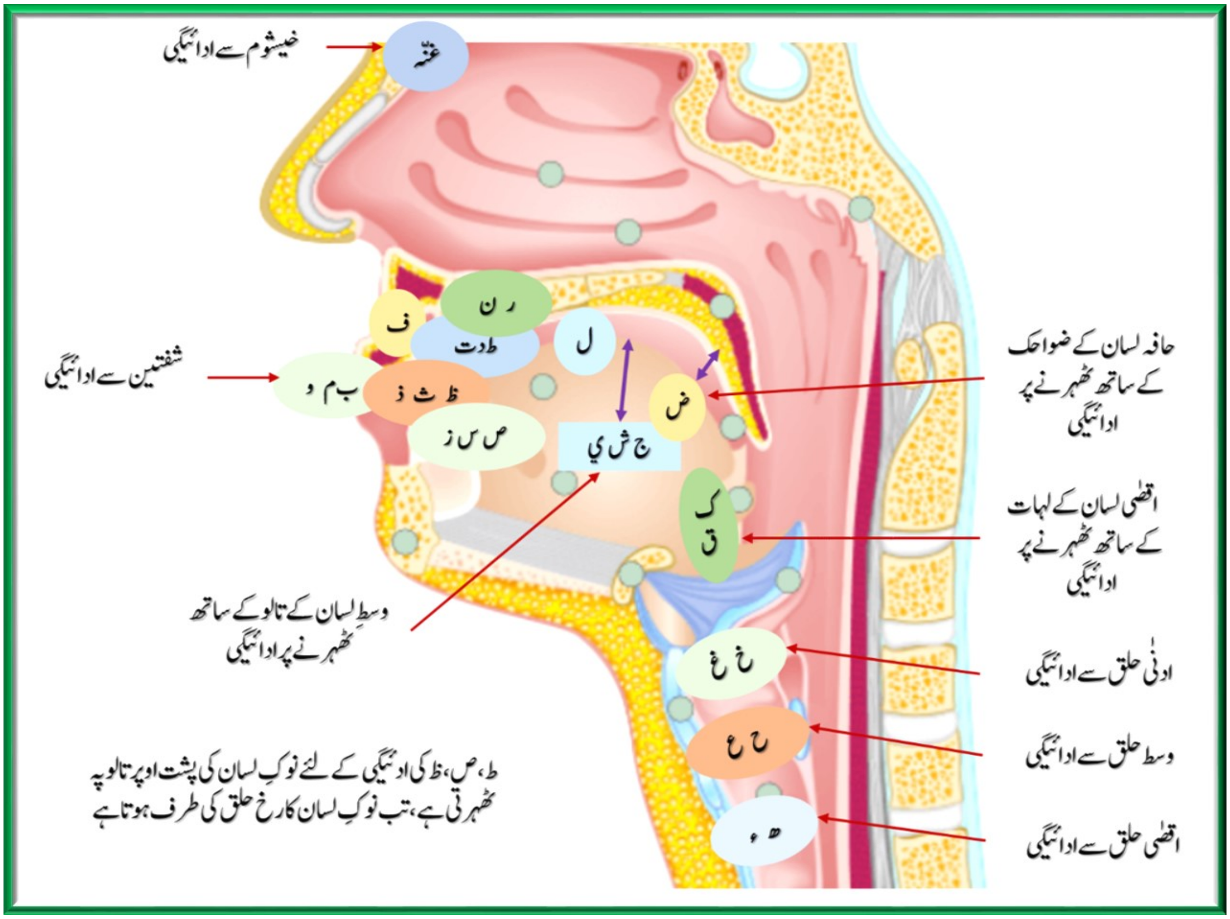

مخرج نمبر1:اقصٰی حلق

اقصٰی حلق کوانتہائے حلق بھی کہتے ہیں- یہاں سے ادا ہونے والے حروف ہیں: ء اور ھ-

اقصٰی حلق میں ء کی آواز ھ سے قدرے نیچے ہے-

مخرج نمبر2	
ء	ھ

کچھ ماہرین کی رائے کے مطابق الف کی ادائیگی بھی اقصٰی حلق ہے-لیکن عمومی طور پہ ماہرین کا اتفاق یہی ہے کہ صرف ء اور ھ کی ادائیگی ہی اقصٰی حلق سے ہوتی ہے-ء میں آواز بند ہی جاتی ہے، جبکہ الف میں آواز جاری رہتی ہے-

مخرج نمبر2:وسط حلق

ع اور ح دو حروف وسطِ حلق سے ادا ہوتے ہیں-

مخرج نمبر3	
ع	ح

مخرج نمبر3:ادنٰی حلق

خ اور غ دو حروف وسطِ حلق سے ادا ہوتے ہیں- یہ حروف تفخیم سے پڑھے جاتے ہیں-

مخرج نمبر3	
خ	غ

مخرج نمبر4:لہات

منہ کھولنے پر گوشت کا وہ نرم حصہ جو اقصیٰ لسان کے قریب، حلق کے سامنے لٹکتا نظر آتا ہے اسے **لہات** کہتے ہیں۔

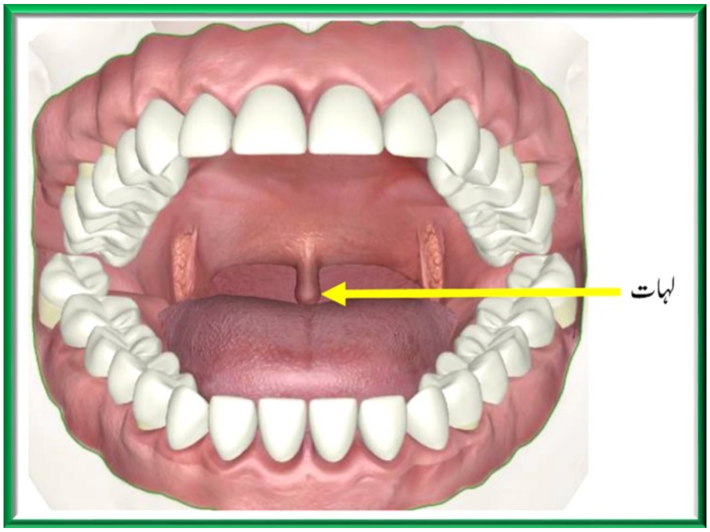

اقصیٰ لسان، جب لہات پہ ٹھہرے تو یہ **ق** کا مخرج ہے۔**ق** تفخیم سے پڑھا جاتا ہے۔

مخرج نمبر5:لہات

جب اقصیٰ لسان لہات سے ذرا ہٹ کے (منہ کی طرف اور حلق سے دور) ٹھہرے تو یہ **ک** کا مخرج ہے۔**ک** ترقیق سے پڑھا جاتا ہے۔

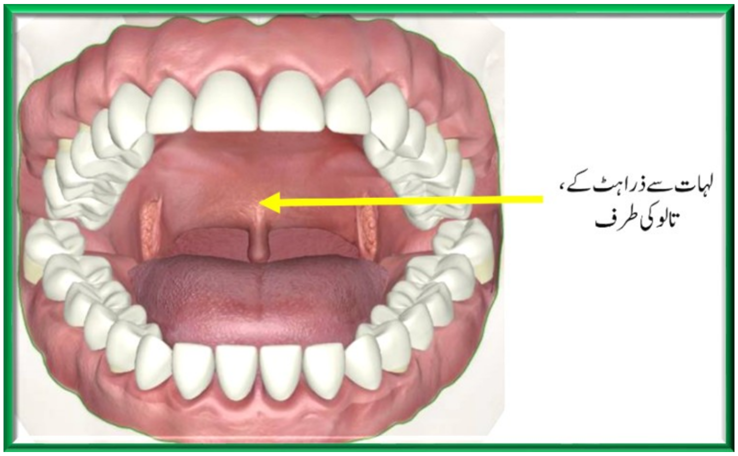

⭐ ق اور ک کو **حروف لہاتیہ** کہتے ہیں۔

مخرج نمبر6: وسط لسان اور تالو

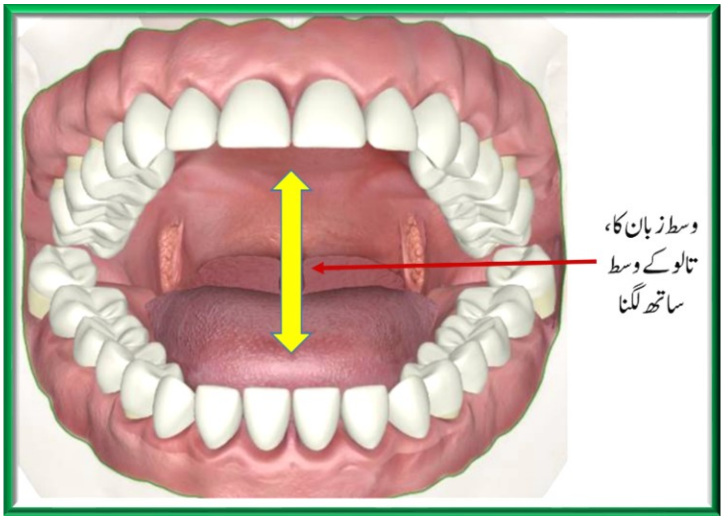

ج ، ش ، ي وہ تین حروف ہیں جو اُس وقت ادا ہوتے ہیں جب وسط لسان، تالو کے وسط پہ ٹھہرتی ہے۔

- ج،ش،ي **حروفِ شجریہ** کہلاتے ہیں۔

مخرج نمبر7: حافہ لسان

ض کی ادائیگی کے حافہ لسان (زبان کی کروٹ) ضواحک پہ آکر ٹھہرتی ہے۔(دائیں یا بائیں، اوپر یا نیچے)۔یہ حرف تفخیم سے یعنی موٹا یا پُر کر کے پڑھا جاتا ہے۔

مخرج نمبر8: حرف ل کی ادائیگی

نوکِ لسان جب ثنایا علیا یا رباعیات یا انیاب یا ضواحک سے تالو کی طرف مائل ہو کر دائیں یا بائیں طرف سے ٹھہرے، تو ل کی ادائیگی ہوتی ہے۔

مخرج نمبر9: حرف ن کی ادائیگی

نوکِ لسان جب تالو پہ ٹھہرے تو ن کی ادائیگی ہوتی ہے- آواز خیشوم میں جاتی ہے-

نوٹ: ل خیشوم سے نہیں پڑھا جاتا مگر ن کی آواز **کسی حد تک** خیشوم میں جاتی ہے-

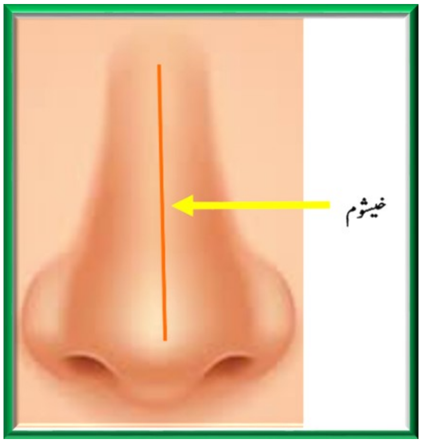

مخرج نمبر10: حروف د، ط اور ت کی ادائیگی

نوکِ لسان جب ثنایا علیا کی جڑ پہ ٹھہرے تو یہ د، ط اور ت کا مخرج ہے-

ت اور د کی ادائیگی میں نوکِ لسان سیدھی رہتی ہے، جبکہ ط کی ادائیگی کے لئے نوکِ لسان کی پشت ثنایا علیا کی جڑ اور تالو سے لگتی ہے-

اس وجہ سے ط کی آواز پُر ہو کر سنائی دیتی ہے یعنی یہ حرف تفخیم یعنی پُر کر کے پڑھا جاتا ہے-

- د، ط اور ت کو **حروفِ نطعیہ** کہتے ہیں- یعنی وہ حروف جو زبان کے تالو سے لگنے پر ادا ہوتے ہیں-

مخرج نمبر 11: حروف ذ، ث اور ظ کی ادائیگی

نوکِ لسان جب ثنایا علیا کے کنارے پہ اس طرح ٹھہرے کہ دانتوں سے ذرا سا باہر نکلے، تو ذ، ث، ظ کا مخرج ہے۔

i. ان حروف کی ادائیگی میں سیٹی کی آواز پیدا نہیں ہوتی۔(جبکہ ز اور س کی ادائیگی میں سیٹی کی آواز پیدا ہوتی ہے۔)

ii. ذ کے لئے نوکِ لسان سیدھی رہتی ہے، جبکہ ظ کی ادائیگی کے لئے نوکِ لسان کی پشت ثنایا علیا پہ ٹھہرتی ہے اس لئے تفخیم سے پڑھا جاتا ہے۔(جس طرح ت اور ط کا فرق ہے۔)

- ذ، ث، ظ کو **حروفِ لثویه** کہلاتے ہیں۔(اللثۃ مسوڑھوں کو کہتے ہیں۔ان حروف کی ادائیگی کے وقت زبان مسوڑھوں پہ ٹھہرتی ہے۔)

مخرج نمبر 12: حروف ز، ص اور س کی ادائیگی

نوکِ لسان اور ثنایا سفلٰے کا کنارہ مع کچھ اتصال ثنایا علیا کے ہو، تو ان حروف کی ادائیگی ہوتی ہے۔

i. ص میں آواز میں تفخیم سے (یعنی موٹی) ادا ہوتی ہے اور سیٹی کی آواز بھی پیدا ہوتی ہے۔

ii. س میں آواز ترقیق سے (یعنی باریک) ادا ہوتی ہے اور سیٹی کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

iii. ز کی آواز میں سیٹی کم ہے البتہ سیٹی کے ساتھ قوت ہے۔ نیز اس میں آواز تفخیم سے ادا نہیں ہوتی۔اس کی ادائیگی میں ثنایا علیا اور ثنایا سفلٰی ملے ہوتے ہیں۔

- ز، ص اور س **حروفِ صفیریه** کہلاتے ہیں۔

مخرج نمبر 13: ف کی ادائیگی

ف کا مخرج ثنایا علیا کے کنارے اور نچلے ہونٹ کے شکم کے اتصال سے ہے۔

مخرج نمبر14: ب،م اور و کی ادائیگی

i. ب میں آواز شفتین کے تر حصہ سے نکلتی ہے-اسے ادا کرتے وقت آواز بند ہو جاتی ہے- شفتین کے تر حصہ سے نکلنے کی وجہ سے اسے "**بحری**" بھی کہتے ہیں-

ii. م میں آواز شفتین کے خشک حصص کے اتصال سے نکلتی ہے-اس وجہ سے اسے "**برّی**" بھی کہتے ہیں-

iii. و کی ادائیگی شفتین کے ناتمام اتصال سے ہوتی ہے- شفتین گولائی کی صورت میں درمیان سے کھلے ہوتے ہیں اور دانتوں سے اتصال نہیں ہوتا-

شفتین سے ادائیگی کی وجہ سے **ب،م اور و** کو **حروف شفویہ** بھی کہتے ہیں-

مخرج نمبر15: ر کی ادائیگی

ر کی ادائیگی نوک لسان کی پشت ثنایا علیا کی جڑ پہ ٹھہرنے سے ہوتی ہے- گویا نوک لسان اقصیٰ حلق کی طرف مڑتی ہے-

i. رَ اور رُ میں تفخیم یا پُر کر کے پڑھی جاتی ہے-

ii. رْ (ر ساکنہ) سے قبل ا ہو (حرکت یا حرکت کے بغیر) یا کوئی تفخیم والا حرف ہو، تو یہ ر بھی تفخیم سے پڑھی جائے گی-

iii. باقی ہر جگہ ر باریک پڑھی جائے گی-

مخرج نمبر16: غنّہ کی ادائیگی

i. ناک میں آواز ٹھہرا کر ادا کرنے کو **غنّہ** کہتے ہیں-اس کا طریق یہ ہے کہ آواز ناک کے بانسہ میں لے جا کر واپس لائی جائے، تو اتنی دیر میں غنّہ کی ادائیگی ہوتی ہے- آواز کی ادائیگی میں نرمی ہوتی ہے، جس سے تلاوت میں حسن پیدا ہوتا ہے-

ii. **غنّہ** کی ادائیگی خیشوم سے ہوتی ہے-

iii. **ن** مشدّد اور **م** مشدّد میں غنّہ کی صفت پیدا ہو جاتی ہے-اسی طرح **م** ساکنہ کے بعد **ب** متحرک آئے تو **م** پہ آواز کو ٹھہرا کے لمبا کیا جاتا ہے تاکہ غنّہ نمایاں ہو-(مزید وضاحت آگے **اقلاب** اور **اخفاء** میں آئے گی-)

ن اور م کے ایک سے زائد مخرج

i. ن کا ایک مخرج پہلے بیان ہو چکا ہے کہ نوکِ لسان سے تالو کی طرف آواز جائے تو ن ادا ہوتا ہے- اسی طرح م کا مخرج شفتین کے خشک حصہ سے ادائیگی سے ہے-

ii. ان مخارج کے علاوہ، ن اور م کی ادائیگی خیشوم سے بھی ہے-

7 - نْ اور تنوین کے احکام

نْ اور تنوین کے ذیل چار احکام ہیں:

1) اظہار	2) ادغام	3) اقلاب	4) اخفاء

1) اظہار

اظہار کے لفظی معنی ہیں "ظاہر کرنا" یعنی حرف کو اس کے مخرج سے **غنّہ کے بغیر** ادا کرنا-

اظہار چھ حروف میں ہوتا ہے:

ء	ھ	ع	ح	غ	خ

چند مثالیں ان حروف کی جن سے قبل نْ اور **تنوین** پر اظہار ہو گا:

ء	بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ
ھ	مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ
ع	اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
ح	فَاِنْ حَآجُّوْكَ
غ	عَذَابٍ غَلِيْظٍ
خ	وَالْمُنْخَنِقَةُ

2) ادغام

ساکن حرف کے بعد تشدید کا نہ آنا، جس میں نْ کو متحرک لفظ میں اس طرح داخل کرنا کہ بعد والا حرف مشدّد ہو جائے-

- ادغام چھ حروف میں ہوتا ہے:

ي	ر	م	ل	و	ن

مندرجہ بالا چھ حروف کو **حروفِ یرملون** بھی کہتے ہیں- ادغام دو طرح سے ہوتا ہے:

ادغام	
ادغامِ ناقص	ادغامِ تام

ادغام ناقص اس وجہ سے کہا جاتا ہے کیونکہ مدغم ہوتے وقت **ن** مکمل طور پہ ختم نہیں ہوتا، بلکہ غنّہ میں تبدیل ہو کر کسی حد تک اپنی حیثیت برقرار رکھتا ہے-

ادغام ناقص اور ادغام تام میں فرق:

ادغام	
ادغام ناقص	ادغام تام
i. چار حروف جن میں ادغام ناقص ہوتا ہے: ن ، ي ، م ، و	i. دو حروف جن میں ادغام تام ہوتا ہے: ل ، ر
ii. آواز کو ناک میں لمبا کر کے **غنّہ** سے پڑھتے ہیں	ii. ادغام ہوتا ہے مگر غنّہ **نہیں** ہوتا
مثالیں:	مثالیں:
مَنْ يَقُوْلُ (ي پر فتحہ ہے، مگر مشدّد بن گیا ہے)	اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ (نْ ، لّ میں مکمل مدغم ہو گیا ہے)
مِنْ وَلِيٍّ (وپہ فتحہ ہے، مگر مشدّد بن گیا ہے)	مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللہ (دٌ کا غنہ رّ میں مکمل مدغم ہو گیا ہے)

اہم نوٹ:

1) نْ یا تنوین کے بعد اگر و، ي میں سے کوئی حرف آئے تو نْ **صرف اس صورت** میں ان حروف (و، ي) میں مدغم ہو گا بشرطیکہ نْ یا تنوین دو مختلف الفاظ میں ہوں- اگر نْ یا تنوین اور و، ي ایک ہی لفظ میں آئیں، تو **ادغام نہیں** ہو گا- ایسی صورت میں، ادغام کے بجائے **اظہار** ہو گا-

2) قرآن مجید میں صرف چار الفاظ ایسے ہیں جہاں نْ اور ي **ایک** ہی لفظ میں آئے ہیں- ان الفاظ میں ادغام یا غنّہ **نہیں** ہوتا:

بُنْيَانٌ - قِنْوَانٌ- صِنْوَانٌ- دُنْيَا-

3) اقلاب

i. اقلاب کو **ابدال** بھی کہتے ہیں-

ii. ابدال کے لغوی معنیٰ **'بدلنے'** کے ہیں- اصطلاح میں اس سے مراد ایک حرف کو مع رعایت **غنّہ** پڑھنا ہے-

iii. قرآن مجید میں اقلاب صرف ایک حرف میں آتا ہے جو **'ب'** ہے- البتہ **ب** کا متحرک ہونا شرط ہے-

iv. جب نْ یا **تنوین** کے بعد **ب متحرک** آئے تو نْ، مْ میں تبدیل ہو جاتا ہے- اس مْ پہ آواز کو ٹھہراتے ہوئے **لمبا** کرتے ہیں-

اقلاب کی مثالیں:

اَلِيْمٌۢ بِمَا	م کی تنوین میں نْ اب م میں تبدیل ہو گیا ہے- یہاں یہ تبدیلی اوپر ایک چھوٹے سے ۢم کو لکھ کے قاری کے لئے واضح کردی گئی ہے-
مِنۢ بَعْدِهٖ	نْ ، م میں تبدیل ہو گیا ہے- یہاں یہ تبدیلی اوپر چھوٹے ۢم سے نمایاں نہیں کی گئی ہے- البتہ قاعدہ اقلاب کا ہی ہے-

4) اخفاء

- اخفاء کے لغوی معنی چھپانے کے ہیں-
- اخفاء میں غنّہ نمایاں ہوتا ہے اور آواز کو نْ پہ ٹھہرا کر لمبا کرتے ہیں-

فہرست حروف جن سے قبل نْ اور تنوین پر اخفاء ہوتا ہے یا نہیں درج ذیل ہے:

وہ حروف جن سے قبل نْ اور تنوین پہ اخفاء نہیں ہوتا ہے	وہ حروف جن سے قبل نْ اور تنوین اخفاء ہوتا ہے
1) چھ حروفِ حلقی: ح، خ، ع، غ، ھ، ء	i) ت، ج، ث
2) چھ حروفِ یرملون: ي، ر، م، ل، و، ن	ii) س، ش، ص، ض، ط، ظ
3) ا (چونکہ متحرک ا، کا دوسرا نام ء ہے)	iii) ف، ق، ک
4) کل تعداد = 13	iv) د، ذ، ز
	v) ب
	vi) کل تعداد = 16
کل تعداد عربی حروف = 13 + 16 = 29	

چند مثالیں ان حروف کی جن سے قبل نْ اور تنوین پر اخفاء ہوگا:

ت	اَنْتُمْ
ج	فَاَنْجَيْنٰكُمْ
س	تَنْسَوْنَ
ق	يَنْقُضُوْنَ

8 مْ کے احکام

م کی تین حالتیں ہو سکتی ہیں:

1) ادغام	2) اخفاء	3) اظہار

1) **ادغام**

م ،مّ میں

مثال : **اَمَّنۡ خَلَقَ**

مۡ مَ میں مدغم ہو گیا ہے-

2) **اخفاء**

م کے بعد **ب** متحرک آئے تو اخفاء ہوتا ہے-(**موازنہ کریں** اقلاب سے، جہاں **نۡ**، م میں **تبدیل** ہو کر **ب** متحرک میں مدغم ہوتا ہے-)

یہ **اخفاء شفوی** کہلاتا ہے-

مثال: **تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ، هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ**

آواز کو **مْ** پہ ٹھہرا کر لمبا کریں گے-

3) **اظہار**

اوپر کی بیان کردہ دونوں حالتوں کے **علاوہ** جہاں بھی **مْ** آئے گا، وہاں اظہار ہو گا-

9-ل کے احکام

لفظ اللہ میں **ل** کو **لام الجلالہ** کہا جاتا ہے- اسے پڑھنے کے لئے اس سے **پہلے** حرف کی حرکت کو دیکھنا پڑے گا:

- اگر پچھلے حرف کی حرکت **فتحہ یا ضمّہ** ہے، تو **ل** تفخیم سے پڑھا جائے گا-
- اگر پچھلے حرف کی حرکت پہ **کسرہ** ہے، تو **ل ترقیق** سے پڑھا جائے گا-
- **ل جلالہ** کو تفخیم سے پڑھنے کے لئے طرفِ لسان دائیں (یا بائیں، یا دونوں طرف) رباعیات، انیاب وضواحک کے مسوڑھوں پہ ٹھہرے تو بہتر طور پہ پُر آواز میں ادائیگی ہوتی ہے- اور یہی طریق مناسب ہے-

ل جلالہ: تفخیم کی مثالیں	ترقیق کی مثالیں
مِنَ اللّٰهِ	اٰیٰتِ اللّٰهِ
فَاَخَذَ هُمُ اللّٰهُ	بَاْسِ اللّٰهِ
عَلَى اللّٰهِ	بِاللّٰهِ

10- متحرک حروف

متحرک حروف

فتحہ، کسرہ اور ضمّہ کی ادائیگی کو یکساں وقت دیا جاتا ہے- متفرق مدّات کی ادائیگی ان بنیادی حرکات کی **نسبت** سے ہے-

- فتحہ اشباعیہ، کسرہ اشباعیہ، ضمّہ اشباعیہ کی لمبائی فتحہ، کسرہ، ضمّہ سے دوگنی ہے-
- ایک الف لمبائی سے مراد فتحہ اشباعیہ، کسرہ اشباعیہ، ضمّہ اشباعیہ کی لمبائی ہے-
- بعض ماہرین کی رائے میں ایک الف کی مقدار اتنی ہے جتنا وقت ہاتھ کی مٹھی کو کھولنے میں لگتا ہے-

11- مدّات کی اقسام

1) مدّ اصلی یا مدّ طبعی

الف(ا) سے پہلے فتحہ ہو، و ساکن (وْ) سے پہلے ضمّہ ہو، اور ي ساکن (يْ) سے پہلے کسرہ ہو تو پچھلے حرف کی آواز (فتحہ، ضمّہ، کسرہ) لمبی کی جاتی ہے۔

ان حروف کو **حروفِ مدّ** کہتے ہیں۔ اور یہ مدّ، **مدّ اصلی یا مدّ طبعی** کہلاتی ہے۔

مثالیں:

الف(ا) سے پہلے فتحہ	اِيَّاكَ ، الصِّرَاطَ
و ساکن (وْ) سے پہلے ضمّہ	الْمَغْضُوْبِ، يُقِيْمُوْنَ
ي ساکن (يْ) سے پہلے کسرہ	قِيْلَ، شَيٰطِيْنِهِمْ

❋ اسے **مدّ اصل (یا اصلی)** اس لئے کہا جاتا ہے، کیونکہ اگر فتحہ، کسرہ، ضمّہ کو لمبا نہ کیا جائے تو لفظ کا وجود ہی نہیں رہتا۔ مثلاً:

لَا کا مطلب ہے "**نہیں**"، جبکہ لَ کہ مطلب ہے "**ضرور**"

مقدار:

(i مدّ اصلی کی مقدار فتحہ، کسرہ اور ضمّہ سے دوگنی ہوتی ہیں۔

(ii حروفِ مدّہ کا کام پہلے سے موجود آواز کو **دوگنا** کرنا ہے۔ آواز کو بدلا نہیں جاتا، نہ ہی دوگنے سے زیادہ لمبا کیا جاتا ہے۔

(iii مدّ اصلی یا طبعی کی ایک قسم ہے فتحہ اشباعیہ، کسرہ اشباعیہ، ضمّہ اشباعیہ۔ اس میں بھی اصل آواز **دوگنی** ہوتی ہے۔ مثلاً

اِلٰهَ ، بِنَصْرِهٖ ، عِنْدَهٗ

2) مدّفرعی

یہ مدّکی دوسری قسم ہے۔ مدّاصلی کے بعد ء یا **ساکن** یا **مشدّد** حرف آجائے تو مدّفرعی پائی جاتی ہے۔ مثلاً

مدّاصلی کے بعد ء	جَاءَ
مدّاصلی کے بعد ساکن	عِقَابْ
مدّاصلی کے بعد مشدّد	الضَّآلِّيْنَ ☆

☆ آخر کا ن اگر وقف کی صورت میں ساکن ہو جائے تو مدّاصلی کے بعد ساکن حرف کی صورت بھی ہو جائے گی۔

12- مدّ فرعی کی اقسام

مدّ فرعی کی بارہ اقسام ہیں۔

1) مدّ متصل

اگر مدّ اصلی کے بعد ء آئے اس طرح کہ یہ ء **اسی لفظ** کا حصہ ہو جس میں مدّ اصلی پائی جاتی ہے، تو **مدّ متصل** واقع ہوتی ہے۔ مثلاً

بَصَآئِرُ ← یہاں مدّ اصلی (فتحہ کے بعد ا) اور ء ایک ہی لفظ میں آئے ہیں۔

- مقدار: 6 حرکات (یا 3 الف) ہے۔

2) مدّ منفصل

مدّ اصلی کے بعد ء آئے مگر مدّ اصلی سے اگلے لفظ میں ہو، تو مدّ منفصل واقع ہو گی۔ مثلاً

اَبَآ اَحَدٍ ← اَ (ء) اگلے لفظ میں آرہا ہے۔

- مقدار: 4 (یا 2 الف) حرکات ہے۔

3) مدّ عارض للسکون

جب مدّ اصلی کے بعد ساکن حرف آئے، تو یہ مدّ پائی جاتی ہے۔ مثلاً

یُشْرِكُوْنُ o

اگر آیت کو جاری رکھا جائے تو پھر آخری لفظ ساکن نہیں ہو گا اور یہ مدّ عارض للسکون نہیں بنے گی۔

4) مدّ لِيْنْ

وُیا یُ سے پہلے فتحہ ہو تو یہ حرفِ لین کہلاتا ہے۔ مدّلین بھی مدّ عارض للسکون کی ہی ایک شکل ہے، سوائے اس کے کہ ساکن حرف، **حرفِ مدّہ کے بعد نہیں بلکہ حرفِ لین کے بعد** آتا ہے۔(ساکن حرف کے بجائے آیت کا آخر بھی ہو سکتا ہے، جس سے سکون آجائے گا۔) مثلاً

بَیْتُ ، خَوْفُ

- مقدار: اس مدّ کی مقدار 2 حرکات ہے۔

5) مدّ لازم مثقّل کلمی

جب ایک ہی لفظ کے اندر مدّ اصلی کے بعد مشدّد حرف آجائے تو یہ مدّ پائی جاتی ہے۔ اسے مدّ لازم مثقّل کلمی کہتے ہیں۔ مثلاً

الضَّآلِّيْنَ

- مقدار: اس مدّ کی مقدار 6 حرکات کے برابر ہے۔

6) مدّ الفرق

جب استفسار اور خبر میں فرق کرنا مقصود ہو اس وقت یہ مدّ آتی ہے۔ مثلاً

آلذَّكَرَيْنِ

- مقدار: اس مدّ کی مقدار 6 حرکات کے برابر ہے۔

7) مدّ لازم حَرْفِیْ مُشْبَعْ

یہ مدّ بعض حروف مقطعات میں پائی جاتی ہے۔

- حروف مقطعات کو اگر لفظ بنا کر لکھیں (مثلاً م کے بجائے میم) تو پھر اس قاعدہ کی وضاحت ہوتی ہے۔
  - م کو جب میم پڑھیں گے۔
  - ع کو جب عین پڑھیں گے تو یہ مدّلین سے بھی مشابہ ہے۔
- حروف مقطعات آیات کے شروع میں آتے ہیں۔
- حروف مقطعات 14 ہیں:

ا	ل	م	ص	ر	ك	ه
ي	ع	ط	س	ق	ن	ح

- ل، م، ص، ك، ع، س، ق، ن میں مدّلازم مشبع پائی جاتی ہے۔
- مدّلازم مشبع کی مزید آگے دو اقسام ہیں۔

مدّلازم مشبع	
مخفّف	مثقّل یا مدّلازم حرفی مشبع مثقّل
اگر حروف کی آوازوں میں ادغام نہیں ہو رہا تو تشدید نہیں آئے گی۔	اگر حروف کی آوازوں میں ادغام ہو رہا ہے تو تشدید آئے گی۔
اس مدّ کا تعلق صرف حروف مقطعات سے ہے۔	اس مدّ کا تعلق صرف حروف مقطعات سے ہے۔
مثلاً	مثلاً
یٰسٓ	الٓمّٓ
الٓرٰ	حرف ل کی ادائیگی کے آخر میں م ہے۔اس کے بعد حرف م کی ادائیگی میں دو م آتے ہیں، گویا کل تین عدد م ہوئے۔ مگر پڑھنے میں دو م ہیں۔ یعنی ایک م دوسرے میں مدغم ہو کر مّ بن گیا ہے۔

8) مدّ لازم حرفی غیر مُشبع

- ر کی ادائیگی کے لئے را پڑھا جاتا ہے-
- یہ دراصل مدّ اصلی یا طبعی ہے-بنیادی بات یہی ہے کہ یہ مدّ حروفِ مقطعات کی آواز کو لفظوں میں ادا کرنے سے واقع ہوتی ہے-
- مقدار: اس مدّ کی مقدار، مدّ اصلی کے برابر ہے-
- ط ، ح ، ه ، ر، ي وہ پانچ حروف مقطعات ہیں جن میں مدّ لازم حرفی غیر مشبع پائی جاتی ہے-

9) مدّ صلة

- اس مدّ میں ضمہّ اور کسرہ کی حرکات کو لمبا کیا جاتا ہے: ہٖ اور ہٗ -
- مقدار: اس مدّ کی مقدار مدّ اصلی کے برابر ہے- مثلاً

اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا(84:14)

- اگر مدّ صلة کے بعد ء آجائے تو پھر اس کی مقدار 4 حرکات ہو جائے گی- مثلاً

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ (104:4)

نوٹ: بعض اوقات استثنائی صورت بھی واقع ہو سکتی ہے-

10) مدّ العِوَضْ

یہ مدّ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب فتحہ کی تنوین پہ وقف کیا جائے-اس صورت میں دوسری فتحہ، ا میں تبدیل ہو جائے گی- مثلاً

اَجَلًا ← اَجَلَا

جَمًّا ← جَمَّا

11) مدّالْبَدَلْ

اگرایک ہی لفظ کے اندر دو ہمزہ اکٹھے آئیں تو بالعموم دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی مناسبت سے ا یا ي یا و میں بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً

اَأْدَمَ ← اٰدَمَ

یا اِأْمَانَ ← اِیْمَانَ

مقدار: چونکہ مدّ اصل ہی ہے اس وجہ سے مقدار بھی مدّ اصل کی ہی ہے، یعنی دو حرکات۔

12) مدّالتمکین:

- جب مشدّد مکسور کے معاًبعد ساکن ي آئے تو مدّالتمکین پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً

نَبِیّیْنُ ، حُیِّیْتُمْ

- مقدار: مقدار دو حرکات ہے جو مدّ اصلی کی ہی مقدار ہے۔

13- ہمزہ، ء

- ہمزہ عربی زبان کا ایک خصوصی حرف ہے-
- یہ بعض معاملات میں دیگر حروف سے مختلف ہے- دیگر حروف کو جب الفاظ کے روپ میں لکھا جائے تو وہی حرف سب سے پہلے آتا ہے- مثلاً

ج	جیم
د	دال
ل	لام

- مگر جب ہمزہ کو لکھا جائے تو سارے حروف میں ہمزہ کہیں نظر نہیں آتا-
- البتہ جب الف ا کو جب لکھیں گے تو سب سے پہلے ہمزہ آتا ہے- یعنی: اَلِفْ
- پس ہمزہ کی اپنی کوئی مخصوص شکل نہیں ہے-
- ہمزہ مختلف صورتوں میں سکتا ہے:

1	الف پر جب کوئی حرکت (فتحہ، کسرہ، ضمہّ) ہو تو اسے ہمزہ الف کہا جاتا ہے-	مثلاً اِضْرَبْ یا اُنْظُرْ یا اَكْرَمْ
2	بعض اوقات ي کے اوپر چھوٹا سا ء کا سراڈال دیتے ہیں-	مثلاً شَيْءٌ یا شَيءٍ
3	اسی طرح و کے اوپر ء لکھا جاتا ہے-	مثلاً يُؤمِنُوْنَ یا مُؤمِنْ یا تُؤمِنْ

1) **ہمزہ کی دو اقسام**

ہمزۃ	
i) ہمزۃالوصل	ii) ہمزۃالقطع

i. ہمزۃالوصل

- الف ابتدا میں آئے تو پڑھا جاتا ہے- اگر اس سے قبل کوئی اور حرف ہو تو پھر پڑھنے میں نہیں آتا- مثلاً **اَلْمَشْرِقْ**

لیکن اگر ہوتا **مِنَ الْمَشْرِقِ** تو درمیان میں آنے کی وجہ سے اس کی حرکت ختم ہو گئی اور ہمزہ ساقط ہو گیا- یا

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

- یہ ساقط ہونے والا **الف**، ہمزہ وصلی کہلاتا ہے-
- وصل کے معنی ملانے کے ہیں- پس **ہمزۃالوصل** ملانے کے کام آتا ہے-

ii. ہمزۃ القطع

- یہ ہمزہ کی ایک قسم ہے جو ہر جگہ پڑھا جاتا ہے-
- جس ہمزہ پہ حرکت ہو گی تو وہ قطعی ہے، اس لئے کہ اس کی حرکت معیّن ہو گئی ہے- مثلاً **اَنْذَرْتَهُمْ**
- قرآنِ مجید میں جہاں ایک مقام پر دو ہمزہ اکٹھے آتے ہوں تو دوسرے ہمزہ کو نرمی سے ادا کیا جاتا ہے- مثلاً

ءَاَعْجَمِيٌّ

یہاں دوسرا ہمزہ **سہولت** سے ادا ہو گا- یعنی اسے **ہمزۃ** اور **الف** کے درمیان نرم آواز سے ادا کریں گے-

2) همزۃالوصل کی حرکات

جب ہمزۃالوصل یعنی ساقط **الف** سے ابتدا کرنا مقصود ہو تو اس الف کو حرکت دینی ہو گی۔ کونسی حرکت ہو، اس کا فیصلہ اگلا حرف یا پھر دوسرے حرف کی حرکت سے ہو گا۔

- **فتحہ**

اگر ساقط **الف** کے بعد **ل** آئے تو اس الف پہ فتحہ دیں گے مثلاً

اَلْكِتٰبُ ، اَلَّذِيْنَ

- **کسرہ**

اگر ساقط **الف** کے بعد **ل** نہیں ہے تو پھر اس خالی **ا** کے بعد **پہلے متحرک حرف کی حرکت** دیکھی جائے گی۔ اگر اس متحرک حرف کی حرکت **فتحہ یا کسرہ** ہے، ہر دو صورتوں الف **کسرہ** کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ مثلاً

اِسْتَوْقَدَ ، اِسْتَوٰى ، اِهْبِطُوا

- **ضمّہ**

اگر ساقط **الف** کے بعد **ل** نہیں ہے اور پہلے متحرک حرف کی حرکت **ضمّہ** ہے تو الف **ضمّہ** کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ مثلاً

اُذْكُرُوْا ، اُسْجُدُوْا

☆ **نوٹ:**

کبھی اس قاعدہ سے ہٹ کر بھی همزۃالوصل پر حرکت آسکتی ہے۔ مثلاً **اِسمٌ**

14- وقف

1) وقف کے احکام

i. جس لفظ پر وقف کرنا ہو وہ لفظ پورا ادا کرنے کے بعد رکنا چاہیے- درمیان میں لفظ کو توڑنا مناسب نہیں-

ii. وقف کرتے وقت آواز بالکل ٹھہر جانی چاہیے، فقط حرکت ختم کر کے تلاوت کو آگے جاری رکھنا مناسب نہیں-

iii. اگر آخری حرف جس پہ وقف کرنا ہے اس پہ حرکات فتحہ، کسرہ، ضمّہ آئیں تو وہ ساکن میں تبدیل ہو جائیں گی- بشرطیکہ آخری حرف ۃ یا فتحہ کی تنوین نہ ہو - مثلاً

الْعٰلَمِيْنَ	الْعٰلَمِيْنْ
الرَّحِيْمِ	الرَّحِيْمْ
نَسْتَعِيْنُ	نَسْتَعِيْنْ

iv. اگر آخری حرف جس پہ وقف کرنا ہے وہ ۃ ہے تو حرکت خواہ کوئی بھی ہے (فتحہ، کسرہ، ضمّہ، تنوین، اشباعیہ)، وقف کی صورت میں ۃ کے نقطے ختم ہو کر صرف ہ رہ جائے گا-

الْغَاشِيَةِ	الْغَاشِيَهْ
الْبَيِّنَةُ	الْبَيِّنَهْ

نوٹ:

- ۃ کو ت کی صورت میں اس وقت لکھا جائے گا اگر ہ میں بدلنے کی کوئی صورت نہ ہو- مثلاً اٰتٰـكَ

v. اگر آخری حرف پہ فتحہ کی تنوین آئے، تو وقف کی صورت میں فتحہ اور الف میں تبدیل ہو جائے گی– مثلاً

تَوَّابًا	تَوَّابَا
نِسَآءً	نِسَآءَا

vi. اگر آخری حرف پہ کسرہ یا ضمّہ کی تنوین آئے، تو وقف کی صورت میں ساکن حرف میں تبدیل ہو جائے گی۔ مثلاً

نِسَآءٍ	نِّسَآءْ
بَصِيْرٌ	بَصِيْرْ

vii. اگر آخری حرف پہ ضمّہ اشباعیہ یا کسرہ اشباعیہ آئے، تو وقف کی صورت میں ساکن حروف میں تبدیل ہو جائیں گے۔ مثلاً

بِهٖ	بِهْ
مِيْثَاقِهٖ	مِيْثَاقِهْ
اِنَّهٗ	اِنَّهْ
عَهْدَهٗ	عَهْدَهْ

viii. اگر آخری حرف پہ فتحہ اشباعیہ آئے، تو وقف کی صورت میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہو گی۔ مثلاً

الْقُرْبٰى	الْقُرْبٰى
الضُّحٰى	الضُّحٰى
الْاُوْلٰى	الْاُوْلٰى
فَهَدٰى	فَهَدٰى

ix. اگر آخری حرف پہ سکون آئے، تو وقف کرنے کی صورت میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہو گی۔ مثلاً

فَاَحْيَاكُمْ	فَاَحْيَاكُمْ
مِنْهُمْ	مِنْهُمْ
وَاسْمَعُوْا	وَاسْمَعُوْا
اِكْتَسَبُوْا	اِكْتَسَبُوْا

x. اگر آخری حرف پہ فتحہ ہو اور اس فتحہ کے بعد ایسی ي ہو جو پڑھنے میں نہیں آتی، تو وقف کرنے کی صورت میں یہ فتحہ اشباعیہ بن جائے گی۔ مثلاً

اَلْاَعْلٰی	اَلْاَعْلَی
اَلْاَشْقٰی	اَلْاَشْقَی

xi. اگر آخری حرف پہ تشدید ہو تو حرکت ختم ہو جائے گی مگر تشدید برقرار رہے گی۔ مثلاً

لَیَقُوْلُنّْ	لَیَقُوْلُنَّ
عَدُوّْ	عَدُوٌّ

- آخری حرکت ختم کرتے ہوئے تشدید ختم نہیں ہو رہی ہے۔ مشدّد حرف کو مضبوطی سے ادا کرتے ہوئے خیال رکھنا ہے کہ اب آخر میں ساکن حرف گویا دو مرتبہ آ رہا ہے۔ اس لئے یہاں آواز ٹھہرا کر آواز کو معمول سے دوگنا لمبا کرنا ہے۔

2) وقف کی چند علامات

i. سکتہ

اس موقعہ پر رکتے ہوئے ہلکا سا توقف ہوتا ہے، مگر سانس نہیں ٹوٹتا۔

- قرآنِ مجید میں سکتہ کی چند مثالیں:

قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتۃ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَo	یٰسٓ 36:53
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا o سکتۃ قَیِّمًا	الکھف 18:2
☆ وَقِیْلَ مَنْ سکتۃ رَاقٍo	القیامۃ 75:28
☆ كَلَّا بَلْ سکتۃ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَo	التّطفیف 83:15

☆ آخری دو حوالہ جات میں سکتہ کی وجہ سے ادغام نہیں ہوگا۔

.ii **وقفہ**

اس موقعہ پر رکتے ہوئے، سکتہ سے زیادہ رکنا ہے-البتہ سکتہ کی طرح سانس نہیں ٹوٹتا- مثلاً

وَ اعْفُ عَنَّا وقفہ وَ اغْفِرْ لَنَا وقفہ وَ ارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَo	البقرة 2:287

.iii **وقف**

یہاں پڑھتے وقت آیت یا آیت کا حصہ پڑھ کر ٹھہرنا ہے،اور نئے سانس سے آگے تلاوت کو جاری رکھنا ہے-

.iv **معانقہ** ⁂

معانقہ ⁂ کی علامت پر قاری کو اختیار ہے کہ پہلی علامت پر وقف کرے یا بعد میں آنے والی علامت پر وقف کرے-مثلًا

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ⁂ فِيْهِ ⁂ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَo	البقرة 2:3

.v **آیت کا اختتام** o

یہ وقف اصل وقف ہے-اکثر علاماتِ وقوف قاری کی ضرورت کے مطابق ہیں-

- یہ علامت آیت کے اختتام پہ آتی ہے-
- جب اس علامت پر ع ہو oٓع تو رکوع کے اختتام کی نشاند ہی ہوتی ہے-
- جب اس علامت کے اوپر لا یا صلے یا ق کی علامت ہو تو قاری کر اختیار ہے کہ وقف کرے یا نہ کرے-
- وقف کے بعد آگے آنے والا لفظ فتحہ،ضمّہ یا کسرہ سے شروع ہو تو عام قواعد کے مطابق قراءۃ ہو گی-
- وقف کے بعد اگر پہلا حرف مشدّد ہو تو تشدید کو کالعدم سمجھ کر معمول کے مطابق قراءۃ ہو گی-مثلاً

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ہ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ	التوبہ 9:34/9:35

- اگر ہ کی علامت کے بعد ا آئے تو وہ متحرک ہو جائے گا اور ہمزۃ الوصل کے قواعد کے تحت حرکت آئے گی۔(دیکھیں عنوان ہمزۃ الوصل)
- اگر ہ کی علامت کے بعد ن تنوین آئے اور ہ کی علامت کے بعد ا آئے، تو ن تنوین کو کالعدم سمجھا جائے گا ✯ ۔مثلاً

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ نِہ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ہ	الھمزة 104:1/104:2

✯ لیکن اگر قاری آیت کی علامت پر رکے بغیر قرأت آگے جاری رکھے تو پھر نِ کو لّ کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے۔

- اصل میں لُّمَزَةٍ تھا جو لُّمَزَةِنِ بن گیا۔اگر آیت پہ وقف ہو گا، تو ن تنوین اپنی اصل کی طرف واپس کی طرف چلی جائے گی۔

vi. **اشمام**

- اشمام کے لغوی معنی بُو یا خوشبو دینے کے ہیں۔
- جس حرف پہ وقف کرنا ہو، اس پر اگر ضمّہ ہو تو اجازت ہے وقف کرتے وقت اسے پوری طرح ساکن کرنے کے بعد ہونٹوں کو گول کریں گے جس طرح ضمّہ کی ادائیگی ہوتی ہے۔گویا بُو ملتی ہے کہ یہاں پر ضمّہ تھی۔مثلاً

اَلْمُؤمِنُ - نُ کو ساکن کرنے کے بعد ہونٹ کو گول کریں گے جیسے ضمّہ کی ادائیگی ہوتی ہے۔

- ایک مقام جہاں اشمام ہے:

قَالُوْا يٰاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَا مَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ

(یوسف12:12)

قاعدہ لگنے سے قبل یہ لفظ تھا: م ا ٔ نُ نَ اَ

مَنَّا میں ن پر فتحہ پڑھی جائے گی مگر ہونٹ گول ہوں گے جیسے ضمّہ پڑھی جا رہی ہے۔

3) امالہ

- امالہ کے معنی ہیں "مائل کرنا"۔علم تجوید کی اصطلاح میں اس سے مراد فتحہ کو کسرہ کی طرف اور ا کو ي کی طرف مائل کرنا ہے۔
- قرآن مجید میں امالہ صرف ایک مقام پر آیا ہے(ہود11:42)

قَالَ ارْكَبُوْا فِيهَا بِسْمِ اللهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا

پڑھنے میں ا کو یائے مجہول کی طرح رے کرکے پڑھیں گے۔

- مصری طباعت میں امالہ کی کوئی حرکت نہیں ڈالی جاتی ہے۔فقط ایک ◇ نشان ڈال دیا جاتا ہے۔
- برّصغیر کی طباعت میں حاشیہ میں لکھ دیا جاتا ہے۔

15-چند حوالہ جات اور استثنائی صورتیں

1) نْ یا تنوین کے بعد و، ي

- نْ یا تنوین کے بعد اگر و، ي میں سے کوئی حرف ہو تو یہ نْ اس میں مدغم ہو جائے گا بشرطیکہ نْ اور و، ي دو مختلف الفاظ میں آئیں-
- اگر نْ اور و، ي ایک ہی لفظ میں آئیں تو ادغام یا غنّہ نہیں ہو گا-اس لئے نْ اظہار کے ساتھ پڑھیں گے-

2) چار الفاظ جہاں ادغام یا غنّہ نہیں ہو گا

- قرآن کریم میں صرف چار الفاظ ایسے ہیں جہاں مندرجہ بالا بیان کردہ اصول کے تحت نْ کو اظہار سے پڑھا جاتا ہے:

قِنْوَانٌ	صِنْوَانٌ	بُنْيَانٌ	دُنْيَا

3) اٗ اور اْ سے متعلق اہم حوالے

قرآن مجید میں بعض مقامات پہ اٗ اور اْ کے ساتھ یہ نوٹ دیا ہوتا ہے کہ یہ الف زائد ہے (یا کوئی نوٹ نہیں دیا ہوتا)-مثلاً

اَوۡ يَعۡفُوَا الَّذِىۡ (البقرہ 2:238)	کوئی نوٹ نہیں دیا گیا-
لِّتَتۡلُوَاۡ عَلَيۡهِمُ (الرعد 13:31)	اْ لکھا ہے-
لَنۡ نَّدۡعُوَاۡ مِنۡ (الکہف 18:15)	اْ لکھا ہے-

4) ثَمُوْدَاْ اور قَوَارِيْرَاْ سے متعلق حوالے

ثَمُوْدَا میں ا زائد ہے اس لئے پڑھا نہیں جاتا۔ ایسے ہی قَوَارِيْرَاْ میں ا زائد ہے اس لئے پڑھا نہیں جاتا۔ مثلاً

وَ ثَمُوْدَاْ فَمَآ اَبْقٰى	النجم 53:52
وَ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاْ وَ قَدْ تَّبَيَّنَ	العنكبوت29:39
وَّ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاْ وَ اَصْحٰبَ الرَّسِّ	الفرقان25:39
اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاْ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ	الهود 11:69
وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَاْ	الدّهر76:16
قَوَارِيْرَاْ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا	الدّهر76:17

☜ نوٹ:

مندرجہ بالا اور ایسے ہی متعلقہ الفاظ میں یہ زائد ا نہیں پڑھا جارہا، مگر وقف کی صورت میں پڑھا جائے گا اور مدّ اصل واقع ہو گی۔

5) ا نہ پڑھے جانے کی ایک اور مثال

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ (الحجرات – 49:12)

- یہاں ا نہیں پڑھا جائے گا، اور بعد میں آنے والا ل کسرہ کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

6) أَنَا میں آخری الف کا نہ پڑھا جانا

أَنَا واحد متکلم کی ضمیر ہے- یہاں نَ کے بعد آنے والا ا نہیں پڑھا جاتا ہے- مثلاً

اِنۡ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنۡکَ مَالًا وَّ وَلَدًا	الکھف 18:40
وَ مَآ اَنَا بِطَارِدِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	الشعرآء 26:115
وَ قُلۡ اِنِّیۡۤ اَنَا النَّذِیۡرُ الۡمُبِیۡنُ	الحجر 15:90
قَالَ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡه	ص 38:77
وَ مَآ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ	الاحقاف 46:10

7) ن تنوین سے پہلے آنے والے الف کا نہ پڑھا جانا

بعض اوقات ا کے نیچے چھوٹا سا ن لکھا ہوتا ہے جو تنوین سے بدلا ہوا ن ہوتا ہے- اسے نون قطنی بھی کہتے ہیں- اگر اس سے پہلے لفظ کے آخر میں ا ہو اور اس ا سے قبل حرف پہ فتحہ ہو تو یہ ا حرفِ مدّ نہیں بنے گا بلکہ حرفِ زائد ہو گا گو کہ اس پہ ° یا ˣ کا نشان نہیں ہوتا- مثلاً

اِنۡ تَرَکَ خَیۡرًا ۚۖ الۡوَصِیَّۃُ لِلۡوَالِدَیۡنِ	البقرۃ 2:181

16- صفات الحروف

- عربی حروف تہجی میں مختلف صفات پائی جاتی ہیں- وہ صفات جو حروف میں ہر کیفیت میں پائی جائیں، انھیں **صفات لازمہ** کہتے ہیں-
- اس کے مقابل پہ صفات جو کسی مخصوص حالت میں پائی جائیں، انھیں **صفات عارضہ** کہتے ہیں- مثلاً **ل جلالہ، ادغام، اقلاب، اخفاء** وغیرہ-

ان صفات کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے- (دیکھئے عناوین: **نْ اور تنوین کے احکام، حروف یرملون کا ذکر، مْ کے احکام، ل کے احکام**)

- **اس باب میں صفات لازمہ کا ذکر مقصود ہے-**
- صفات لازمہ کی دو اقسام ہیں:

- 17 اقسام صفات لازمہ کی فہرست درج ذیل نقشہ جات میں ہے-

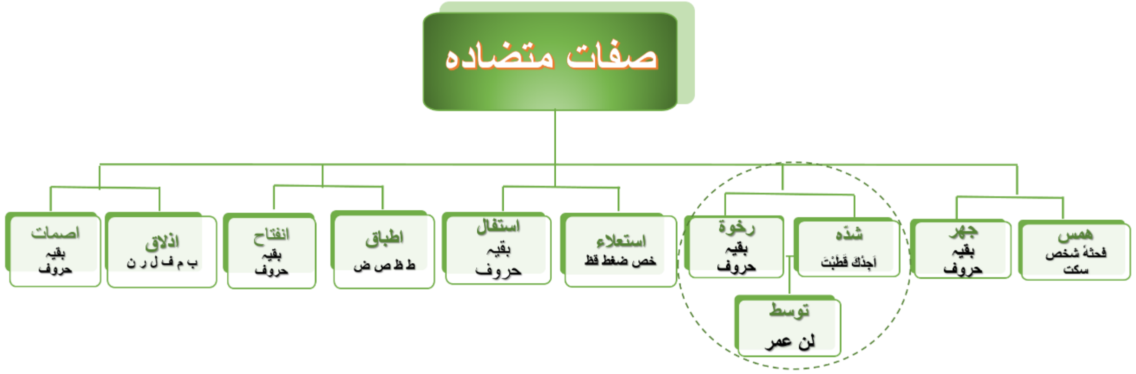

صفات غیر متضاده

صفیر	قلقلہ	لین	انحراف	تکریر	تفشی	استطالہ
س، ز، ض	قُطْبُ جَدٍّ	و، ي	ل، ر	ر	ش	ض

صفاتِ لازمہ متضادہ

1) هَمْس

- **همس** کے لغوی معنی **سرگوشی** کے ہیں-ایسے حروف جن کی آواز اپنے مخرج میں کمزوری کے ساتھ ٹھہرے، سانس یکدم منقطع نہ ہو بلکہ تھوڑا سا زائد جاری رہے، اور آواز میں بلندی نہ ہو-
- ان حروف کو حروفِ **مَهْمُوْسَه** کہا جاتا ہے-
- کل 10 حروفِ مھموسہ ہیں: ت، ث، ح، خ، س، ش، ص، ف، ک، ھ
- ان حروف کو یاد رکھنے کے لئے: فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتَ
- **امثالِ قرآنیہ:**

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا (2:37)	فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ(3:26)
اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ(2:15)	مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا(2:18)
وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا(4:2)	ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ(21:10)

2) جَهْر

- **جھر** کے معنی **بلندی** کے ہیں- گویا وہ حروف جن میں بلندی ہو، اپنی طاقت سے ٹھہریں، اور سانس ساتھ ہی منقطع ہو جائے-
- ان حروف کو حروفِ **مَجْهُوْرَه** کہتے ہیں-
- جھر ضد ہے ھمس کی- پس 10 حروفِ مھموسہ کے علاوہ باقی تمام حروف میں جھر پایا جاتا ہے-
- **امثالِ قرآنیہ:**

ھمس کے تحت دی گئی مندرجہ بالا امثال میں تمام حروف جو (سرخ رنگ میں) نمایاں نہیں کئے گئے، وہ جھر کی امثال ہیں-

3) شدَّۃ

- ایسے حروف مضبوطی سے اپنے مخرج میں ٹھہرتے ہیں اور ساتھ ہی آواز بند ہو جاتی ہے-
- یہ حروف، **حروفِ مشدّد** کہلاتے ہیں-
- 8 حروف، حروفِ مشدّد ہیں: ء، ب، ت، ج، د، ط، ق، ک
- ان حروف کو یاد رکھنے کے لئے: اَجِدْكَ قَطَبْتَ
- **امثال قرآنیہ:**

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ(1:6)	وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ(6:2)
هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ(6:3)	وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ(9:15)

نوٹ: تشدید، ھمس کی ضد نہیں ہے-اس وجہ سے تشدید اور ھمس ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں-چنانچہ **ت** اور **ک** حروفِ مهموسہ بھی ہیں اور مشدّد بھی-ان میں تشدید کی وجہ سے آواز بند ہو جاتی ہے اور ھمس کی وجہ سے تھوڑی سی جاری بھی رہتی ہے-

4) رِخْوَۃ

- **رخوۃ** کے معنی **نرمی** کے ہیں-رخوۃ میں آواز نرمی سے مخرج میں ٹھہر جاتی ہے اور سانس جاری رہتا ہے-
- رخوۃ ضدّ ہے شدّۃ کی-وہ حروف جو مشدّد اور **متوسطہ*** نہیں ہیں، وہ رخوہ میں آ جاتے ہیں-
- مشدّد اور رخوۃ کے درمیان صفت **متوسطہ** ہے-اس پر آواز پوری طرح بند نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی پوری طرح جاری رہتی ہے-
- ***حروفِ متوسطہ** یہ ہیں: ر، ع، ل، م، ن-ان کو ایک لفظ میں اس طرح جمع کیا گیا ہے: لِنْ عُمَرُ
- **امثال قرآنیہ** (متوسطہ):

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ(3:82)	وَ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ(6:3)
الٓرٰ قف كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ(14:2)	وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ(10:5)

- **امثال قرآنیہ** (رخوہ):

اوپر دی گئی امثال میں تمام حروف جو مشدّد یا متوسطہ نہیں، وہ رخوہ کی صفت رکھتے ہیں-

5) اِسْتِعْلَاء

- استعلاء کے معنی ہیں **بلندی چاہنا** یا اوپر کی طرف مائل ہونا۔
- ان حروف کو **حروفِ مستعلیه** کہتے ہیں۔
- جن حروف کی ادائیگی میں زبان کی جڑ اوپر تالو کی طرف اٹھتی ہے اور آواز کچھ موٹی یا بھرپور ہو جاتی ہے۔
- حروفِ مستعلیہ 7 ہیں: خ، ص، ض، ط، ظ، غ، ق
- استعلاء کے بعد ا آئے تو ا کی آواز پُر ہو جاتی ہے، یعنی تفخیم کے ساتھ ادا ہو جاتی ہے۔
- ان حروف کو یاد کرنے کے لئے: خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ
- **امثال قرآنیہ:**

اِهْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ(1:6)	ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ(24:28)
وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًاوَّعُلُوًّا (27:15)	يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ(29:56)
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا(29:59)	وَ قَالُوْٓاءَ اِذَا ضَلَلْنَا فِى الْاَرْضِ(32:11)

6) اِسْتِفَال

- استفال ضد ہے استعلاء کی۔ اس وجہ سے اگر استعلاء کے میں آواز پُر ہوتی ہے تو استفال میں باریکی پائی جاتی ہے۔
- لہٰذا جو حروف مستعلیه نہیں وہ **مُسْتَفِلَه** ہونگے۔
- **امثال قرآنیہ:**

اوپر دی گئی امثال میں جو حروف مستعلیہ نہیں، وہ مستفلہ ہیں۔

7) اِطْبَاق

- اطباق ایک چیز کو دوسرے پہ مطبق کر دینے کو کہتے ہیں۔
- جن حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیانی حصہ اوپر تالو کے ساتھ کچھ دیر کے لئے چپک جاتا ہے، ان حروف میں اطباق پایا جاتا ہے۔ مثلاً ض اور ط
- ایسے حروف کو **حروفِ مُطْبِقَہ** کہا جاتا ہے۔
- حروفِ مُطْبِقَہ 4 ہیں: ص، ض، ط، ظ
- **امثال قرآنیہ:**

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ(1:7)	غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ(1:7)
وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ(2:15)	وَ تَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ(2:18)

8) اِنْفِتَاح

- یہ اطباق کا عکس ہے۔ سو تمام حروف جو مطبقہ نہیں، وہ **مُنْفَتِحَہ** ہیں۔
- اس لئے حروفِ انفتاح 25 ہیں۔ (29-4=25)
- انفتاح والے حروف کی ادائیگی میں زبان کا درمیانی حصہ اوپر اٹھ کر تالو سے نہیں چپکتا ہے۔
- اوپر دی گئی امثال میں جو حروف مطبقہ نہیں، وہ منفتحہ ہیں۔

9) اِذْلَاق

- اذلاق کے معنیٰ ہیں **زبان کی وضاحت**۔ وہ حروف جو ہونٹوں اور نوکِ لسان سے آسانی سے ادا ہو جاتے ان میں اذلاق پایا جاتا ہے۔
- ایسے حروف کو **حروفِ مُذْلِقَہ** کہتے ہیں۔
- حروفِ مذلِقہ 6 ہیں۔ ان میں سے تین **حروفِ شفویہ** ہیں (ب، م، ف) اور تین نوکِ لسان سے ادا ہوتے ہیں (ر، ل، ن)۔ یہ حروف **حروفِ ذلقیہ** کہلاتے ہیں۔
- ان حروف کو یاد رکھنے کے لئے: **فَرَّمِنْ لُبِّ**

- امثال قرآنیہ:

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ (25:2)	فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَة(27:61)
غُلِبَتِ الرُّوْمُ (30:3)	تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْه(32:3)

10) اِصْمَات

- اصمات خاموشی کو کہتے ہیں-ان حروف کو اپنے مخارج سے فوری طور پہ آسانی سے ادا کرنا مشکل ہے-
- یہ اذلاق کی ضد ہے-پس جو حروف، حروفِ مُذلقِہ نہیں وہ **مُصْمِتَه** ہیں-
- اوپر دی گئی امثال میں جو حروف مذ لقہ نہیں، وہ مصمتہ ہیں-

صفات لازمہ غیر متضادہ

1) صَفِیر

- صفیر کے معنی سیٹی کے ہیں-
- حروف: ز، س، ص **حروفِ صفیریه** کہلاتے ہیں-
- امثال قرآنیہ:

زَیَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ (27:5)	ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ(32:5)
اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی(80:6)	اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ(35:11)

2) قَلْقَلَه

- یہ وہ حروف ہیں جن کی آواز ساکن ہونے کی حالت میں ہلتی ہے۔
- حروف: ق، ط، ب، ج، د کو **حروفِ قلقله** کہتے ہیں۔
- ان کو ایک لفظ میں اس طرح جمع کیا گیا ہے **قُطْبُ جَدٍّ**
- امثال قرآنیہ:

وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ(2:5)	وَ يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَاللّٰهُ(2:28)
رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ(2:129)	فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (2:145)
وَ مَآ اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ(77:15)	لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ(112:4)

3) لِيْن

- لین کے معنی **لچک** اور **نرمی** کے ہیں۔
- وْ اور يْ سے پہلے حرف پہ فتحہ آئے تو آواز کو خم دے کر پڑھتے ہیں۔
- امثال قرآنیہ:

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ(1:4)	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِى الْاَرْضِ (3:6)
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ(5:2)	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ(77:16)

4) اِنْحِرَاف

- انحراف کا مطلب ہے **ایک طرف** ہو جانا۔
- ل اور ر دو حروف ہیں جن میں یہ صفت پائی جاتی ہے۔ر کی ادائیگی میں زبان کی پشت کی طرف میلان پایا جاتا ہے۔اور ل کی ادیگی میں زبان کے کنارے کی طرف مائل ہوتی ہے۔
- امثال قرآنیہ:

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَھُمْ(6:6)	اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ(6:7)
اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا(10:5)	قَالَ رَبِّ اِنِّىْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّىْ (19:5)

5) تَكْرِيْر

- **تکریر** کے معنی تکرار یا دہرانے کے ہیں۔
- یہ صفت ر میں ہے۔
- اس کی ادائیگی میں احتیاط چاہیے ہے تا کہ تلفظ میں غلطی نہ ہو۔مثلاً مُرْ ، مُرْرْ نہ بن جائے۔
- امثال قرآنیہ:

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ(82:12)	اَلْقَارِعَةُ(101:2)

6) تَفَشِّیْ

- تفشی کے معنی ہیں **پھیل جانا**۔
- یہ صفت صرف ش میں ہے۔
- اس کی ادائیگی میں آواز منہ میں پھیل جاتی ہے۔
- امثال قرآنیہ:

وَكُلَّ شَىْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا(17:13)	فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ(26:61)

7) اِسْتِطَالَه

- اِسْتِطَالَه کے معنی ہیں **لمبا کرنا**۔
- یہ صفت صرف ض میں پائی جاتی ہے۔
- ض کی ادائیگی میں آواز مخرج کے ابتدا سے لے کر انتہا تک پھیل جاتی ہے۔
- مخرج کی طوالت کے مطابق آواز میں طوالت پائی جاتی ہے۔
- امثال قرآنیہ:

فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ(16:37)	كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ(25:40)

نقشہ صفات لازمہ

حروف	صفات لازمہ											
	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
	صفات متضادہ					صفات غیر متضادہ						
	ہر دو صفات میں سے ایک کا ہونا لازم ہے- البتہ دونوں صفات ایک ساتھ موجود نہیں ہوسکتیں-					صفت کی موجودگی لازم نہیں- البتہ صفت اگر موجود ہے، تو یہ کیفیت ہمیشہ پائی جائے گی-						
	همس/جهر	شدة/رخوة/توسط	استعلاء/استفال	اطباق/انفتاح	اذلاق/اصمات	صفير	قلقلة	لين	انحراف	تكرير	تفشی	استطالة
	فحثه شخص سكت	أجدك قطبت / لن عمر	خص ضغط قظ	ص ض ط ظ	فر من لب	س ز ص	قطب جد	و ي	ل ر	ر	ش	ض
ء	جهر	شدة	استفال	انفتاح	اصمات	-	-	-	-	-	-	-
ب	جهر	شدّہ	استفال	انفتاح	اذلاق	-	قلقلة	-	-	-	-	-
ت	همس	شدة	استفال	انفتاح	اصمات	-	-	-	-	-	-	-
ث	همس	رخوة	استفال	انفتاح	اصمات	-	-	-	-	-	-	-
ج	جهر	شدة	استفال	انفتاح	اصمات	-	قلقلة	-	-	-	-	-
ح	همس	رخوة	استفال	انفتاح	اصمات	-	-	-	-	-	-	-
خ	همس	رخوة	استعلاء	انفتاح	اصمات	-	-	-	-	-	-	-
د	جهر	شدة	استفال	انفتاح	اصمات	-	قلقلة	-	-	-	-	-
ذ	جهر	رخوة	استفال	انفتاح	اصمات	-	-	-	-	-	-	-
ر	جهر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	-	-	-	انحراف	تكرير	-	-
ز	جهر	رخوة	استفال	انفتاح	اصمات	صفير	-	-	-	-	-	-
س	همس	رخوة	استفال	انفتاح	اصمات	صفير	-	-	-	-	-	-
ش	همس	رخوة	استفال	انفتاح	اصمات	-	-	-	-	-	تفشی	-
ص	همس	رخوة	استعلاء	اطباق	اصمات	صفير	-	-	-	-	-	-
ض	جهر	رخوة	استعلاء	اطباق	اصمات	-	-	-	-	-	-	استطالة
ط	جهر	شدة	استعلاء	اطباق	اصمات	-	قلقلة	-	-	-	-	-
ظ	جهر	رخوة	استعلاء	اطباق	اصمات	-	-	-	-	-	-	-
ع	جهر	توسط	استفال	انفتاح	اصمات	-	-	-	-	-	-	-
غ	جهر	رخوة	استعلاء	انفتاح	اصمات	-	-	-	-	-	-	-
ف	همس	رخوة	استفال	انفتاح	اذلاق	-	-	-	-	-	-	-
ق	جهر	شدة	استعلاء	انفتاح	اصمات	-	قلقلة	-	-	-	-	-
ك	همس	شدة	استفال	انفتاح	اصمات	-	-	-	-	-	-	-
ل	جهر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	-	-	-	انحراف	-	-	-
م	جهر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	-	-	-	-	-	-	-
ن	جهر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	-	-	-	-	-	-	-
ه	همس	رخوة	استفال	انفتاح	اصمات	-	-	-	-	-	-	-
و	جهر	رخوة	استفال	انفتاح	اصمات	-	-	لين	-	-	-	-
ي	جهر	رخوة	استفال	انفتاح	اصمات	-	-	لين	-	-	-	-

17-کتابیات

1	**محاسن متن قرآن اور آدابِ تلاوت**- مؤلف حافظ برہان محمد خان
2	ایم ٹی اے پروگرام **التّرتیل**- استاذحافظ فضلِ ربی
3	**قاعدہ ترتیل القرآن** (اردو)- مؤلف حافظ برہان محمد خان
4	**قاعدہ ترتیل القرآن** (انگریزی)- مؤلف حافظ برہان محمد خان
5	https://www.slideshare.net/kingabid/tajweed-rules-for-reciting-quran-pdf احکامِ تجوید
7	https://simplebooklet.com/OiqZS4dxZgqjxodGhhbs0t اصول تجوید
8*	https://mawdoo3.com/%D8%B5%D9%81%D8%A7%D8%AA_%D8%A7%D9%84%D8%AD%D8%B1%D9%88%D9%81_%D9%83%D8%A7%D9%85%D9%84%D8%A9 صفات الحروف
9	https://www.youtube.com/watch?v=QtrGlshuxh4 صفات الحروف
10*	https://ar.wikipedia.org/wiki/%D8%A3%D8%AD%D9%83%D8%A7%D9%85_%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%AF احکام المد
11*	https://www.youtube.com/watch?v=-IXGCvlcdkg اشمام
12	International Qur'an Competition 2020-ایم ٹی اے پروگرام
13	All Africa Qur'an Competition 2020-ایم ٹی اے افریقہ پروگرام
14	All Africa Qur'an Competition 2021-ایم ٹی اے افریقہ پروگرام

*ویب سائٹ پہ ترجمہ کی سہولت موجود ہے

تمّت

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًی وَّرَحْمَةً
اَللّٰهُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَاجَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ
اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّارَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

اے میرے اللہ ! مجھ پر قرآن عظیم کی برکت سے رحم فرما اور اسے میرے لئے امام، نور، ہدایت اور رحمت بنا- اے میرے اللہ ! جو کچھ میں قرآن کریم میں سے بھول چکا ہوں وہ مجھے یاد دلا دے، اور جو مجھے نہیں آتا وہ مجھے سکھا دے اور دن رات مجھے اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرما، اور اے رب العالمین ! اسے میرے فائدہ کے لئے حجّت بنا دے-